9589-خاوندد وکان سے مال چوري کرتا ہے اور دلیل یہ دیتا ہے کہ صاحب دوکان قیمت میں اضافہ کرتا ہے

سوال

میں اپنے خاوند کو تین برس سے جانتی ہوں اور وہ خالصتا مسلمان شخص ہے دوماہ قبل وہ ایک سپر مارکیٹ سے خریداري کرنے گیا تو مارکیٹ میں دوسري دوکانوں کی بنسبت قیمتیں زیادہ تھیں تو اس نے وہاں سے کوئی چیز چوري کرلی اور عذر یہ پیش کیا کہ وہ دھوکے پر راضی نہیں.

اور دوہفتے قبل اس نے تقریب میں جانے کے لیے ایک سوٹ کرایہ پر حاصل کیا، اور پھر شرٹ اور ٹائی خریدنے گیا تو شرٹ اور ٹائی ایک پیکٹ میں رکھی تھی اسے اٹھایا اور مارکیٹ والوں نے اس پر تہمت لگائی کہ اس نے ڈسکاؤنٹ حاصل کرنے کے لیے ایک ہی پیکٹ میں رکھا ہے، لیکن یہ بات صحیح نہ تھی، لھذا اس نے سٹور والوں کو سزا دینے کے لیے 900 ڈالر کا سوٹ چرالیا اور اس کی جگہ پچاس ڈالر کا کرایہ پر حاصل کردہ سوٹ رکھ دیا، تو میں نے اسے کہا کہ ایسا کرنا حرام ہے، وہ چور تو نہیں بلکہ ایک ملتزم مسلمان شخص ہے.

لھذا میں اسے کیا کہوں جس سے وہ اس پر مطمئن ہوجائے کہ ایسا کرنا حرام اور چوري ہے ؟

پسندیدہ جواب

1- جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے اس سے ہمیں آپ کے خاوند کے اس فعل پر تعجب ہوا ہے، اور ہمیں اس پر بھی بہت تعجب ہے کہ آپ نے خاوند کے بارہ میں یہ وصف بیان کیا ہے کہ وہ چور نہیں بلکہ ایک التزام کرنے والا مسلمان شخص ہے، حالانکہ وہ ایسا عمل کررہا ہے جو کسی عام مسلمان پر مخفی نہیں کہ وہ حرام ہے چہ جائیکہ مسلمان علماء کرام پر.

ہمارے پاس چوري کے حکم کے علاوہ تو اور کوئی چیز نہیں جو آپ اسے بتائیں، اور یہ کہ چوري کرنا حرام ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں فرمایا ہے :

.{اور چوري کرنے والے مرد اور چوري کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دو یہ اس کا بدلہ ہے جو انہوں نے کیا، اور اللہ تعالی کی طرف سے سزا ہے}.المائدۃ(38)

لھذا شریعت اسلامیہ میں چوري کی حد دایاں ہاتھ کاٹنا ہے. اور چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد بھی وہ اس وقت تک بري الذمہ نہیں ہوسکتا جب تک حقدار کا حق اس کو واپس نہ کردے.

اور اللہ تعالی نے ایک مقام پر یہ فرمایا ہے :

.{اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ}.البقرۃ(188)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ قربانی والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

لوگو یہ کونسا دن ہے ؟ تو لوگوں نے جواب دیا یہ یوم حرام ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ شہر کونسا ہے ؟ تو لوگوں نے جواب دیا یہ حرمت والا شہر ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا : یہ مہینہ کونسا ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا : حرمت والا مہینہ ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بلاشبہ اس دن اور مہینہ اور اس شہر کی حرمت کی طرح تمہارا آپس میں ایک دوسرے کا خون اور مال اور عزتیں تم پر حرام ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کئی بار دہرایا اور پھر اپنا سر اٹھا کر کہنے لگے : اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ؟

ابن عباس رضی اللہ تعالی کہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میري جان ہے بلاشبہ یہ ان کی امت کو وصیت تھی، لھذا حاضر شخص غائب تک پہنچا دے . صحیح بخاري حدیث نمبر (1652)

اور صحیحین میں ابو بکرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروي ہے .

اورابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بتائیں کہ اگر کوئی شخص آکر میرا مال لینا چاہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا : تم اسے اپنا مال نہ دو، وہ شخص کہنے لگا : یہ بتائیں کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے تو؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا :

تم بھی اس سے لڑو، وہ شخص کہنے لگا : اچھا یہ بتائیں کہ اگر وہ مجھے قتل کردے تو؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو تم شھید ہوگے، اس شخص نے کہا : مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں نے اسے قتل کردیا تو؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ آگ میں جائے گا . صحیح مسلم حدیث نمبر (140)

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی چور پر لعنت کرے وہ خود چوري کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، اور رسی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے) صحیح بخاري حدیث نمبر (6401) صحیح مسلم حدیث نمبر (1687).

اور یہ کہ وہ اپنے لیے چوري اس لیے مباح کرلے کہ اسے دھوکہ دیا جاتا ہے : یہ شیطانی حیلہ اور تلبیس ہے، اس لیے کہ حرام کا مقابلہ اسی طرح کے حرام کام سے نہیں کیا جاتا.

یہ تو اس کے قول کو تسلیم کرتے ہوئے ہے وگرنہ اصل بات تو یہی ہے کہ بائع یعنی فروخت کرنے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ جس قیمت پر چاہے اپنی اشیاء فروخت کرے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

(بائع اور مشتري جب تک جدا نہیں ہوتے انہیں اختیار حاصل ہے) صحیح بخاري حدیث نمبر (1973) صحیح مسلم حدیث نمبر (1532).

لھذا جب اسے اشیاء کی قیمت پسند نہیں تو قیمت کم کرانا اس کا حق ہے یہ نہیں کہ اسے اٹھا ہی لے، لھذا اگر اسے قیمت اچھی لگے تو خرید لے وگرنہ وہ دوسري دوکان پر چلا جائے.

اور بطور سزا اسٹور سے نو سو ڈالر کی اشیاء کا چوري کرنا یہ بھی حرام ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اگر تمہیں سزا دي جائے تو تم بھی اتنی ہی سزا دو جتنی تمہیں دي گئی ہے }.

اس لیے انسان یہ جائز نہیں کہ اگر وہ مظلوم ہو تو جو چاہے لے لے، بلکہ اگر وہ اپنے سلب کردہ حق سے زیادہ لیتا ہے تو وہ دوسرا ظالم بن جائے گا .

یہ تو اس صورت میں ہے جب آپ کے خاوند پر سٹور والوں نے ظلم کیا، لیکن جو ظاہر ہو رہا ہے وہ اس طرح نہیں بلکہ اس کے خلاف ہے، کسی غلط گمان کی وجہ سے معاملہ میں زیادتی نہیں کی جاسکتی، تو کیا آپ کا خاوند اس پر راضی ہوگا کہ اگر کوئی اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے ؟ اس میں شک ہونے کی بنا پر اس سے نصف مبلغ چوري کرلے تو کیا وہ راضی ہوگا؟ .

اس کا جواب معلوم ہے کہ نفی میں ہی ہوگا، لھذا اسی طرح خود اس کے لیے بھی اس دوکاندار کے ساتھ ایسا کرنا حلال نہيں .

ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ آپ اسے یہ بتائیں کے دنیا زائل ہونے والی چیز ہے ، اور انسان نے روز قیامت اپنے رب سے اپنے اعمال کے ساتھ ملاقات کرنی ہے ، اور چوری کرنا دنیا و آخرت دونوں میں ذلت ورسوائی کا کام ہے .

دنیا میں چوری کرنے والے کے مال سے برکت جاتی رہتی اور ختم ہوجاتی ہے بلکہ اس کی ساری زندگی سے ہی برکت ختم ہوجاتی ہے ، اور پھر لوگوں کے مابین اسے ذلت ورسوائی حاصل ہوتی ہے .

اور آخرت میں اس سے بھی زیادہ اور شدید قسم کی رسوائی ہوگی اسے مندرجہ ذیل حدیث پر غور وفکر کرنا چاہیے :

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ کی قسم تم میں سے جو کوئی بھی ناحق چیز لیے گا وہ روز قیامت اسے اٹھا کر اللہ تعالی سے ملاقات کرے گا ، میں تم میں سے وہ اللہ تعالی سے ملے گا تو اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا اور وہ اونٹ آواز نکال رہا ہوگا ، یا گائے اٹھائی ہوئی ہوگی اس کی آواز ہوگی ، یا بکری اٹھا رکھی ہوگی اور وہ ممنا رہی ہوگی ، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا حتی کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا : اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ؟) صحیح بخاری حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832) .

واللہ اعلم .